صدقہ اور

مالی معاملات

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

چیریٹی اور مالی معاملات

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2024 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

چیریٹی اور مالی معاملات

دوسرا ایڈیشن۔ 22 مارچ 2024۔

کاپی رائٹ ©2024 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

چیریٹی اور مالی معاملات

صدقہ - 1

صدقہ - 2

صدقہ - 3

صدقہ - 4

صدقہ - 5

صدقہ - 6

صدقہ - 7

صدقہ - 8

صدقہ - 9

صدقہ - 10

صدقہ - 11

صدقہ - 12

صدقہ - 13

صدقہ - 14

صدقہ - 15

صدقہ - 16

صدقہ - 17

صدقہ - 18

صدقہ - 19

صدقہ - 20

مالی معاملات - 1

مالی معاملات - 2

مالی معاملات - 3

مالی معاملات - 4

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com - پر دی جا سکتی ہیں

تعارف

مندرجہ ذیل مختصر کتاب عظیم کردار کے دو پہلوؤں پر بحث کرتی ہے :خیراتی اور مالی معاملات۔

زیر بحث اسباق کو نافذ کرنے سے ایک مسلمان کو اعلیٰ کردار حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 68 القلم آیت نمبر 4 میں فرمائی ہے:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

لہٰذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

چیریٹی اور مالی معاملات

صدقہ - 1

جامع ترمذی نمبر 661 میں موجود حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ جب کوئی مسلمان حلال کمائی میں سے ایک کھجور جیسی معمولی سی رقم صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حکم دیتا ہے۔ قیامت کے دن ایک بڑے پہاڑ کے برابر ثواب ملے گا۔

پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اس مال سے راضی ہوتا ہے جو حلال طریقے سے حاصل کیا جائے اور اسے حلال طریقے سے استعمال کیا جائے۔ کوئی بھی مال جو ناجائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہو وہ کسی بھی نیک عمل کو بگاڑ دے گا جس پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے صدقہ یا اس کے ساتھ حج کرنا۔ صحیح مسلم نمبر 2346 میں موجود ایک حدیث میں واضح طور پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ناجائز چیز حاصل کرے اور اس سے استفادہ کرے تو اس کی دعا رد ہو جائے گی۔ اگر کسی کی دعا رد ہو جائے تو کوئی دوسرا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کیسے قبول ہو گا؟

آخر میں، یہ حدیث ہر طرح سے خرچ کرنے کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، جیسے کہ اپنی ضرورتوں اور اپنے محتاجوں کی ضروریات پر خرچ کرنا۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 4006 میں موجود ایک حدیث سے ہوئی ہے۔ جو لوگ صحیح طریقے سے خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیت کے مطابق، ان کے خرچ کے معیار کے مطابق بہت زیادہ اجر دیتا ہے نہ کہ مقدار کے مطابق۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرکے اپنی نیت درست کرلیں، خواہ وہ کتنا ہی کیوں نہ ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور اس بات کی فکر نہ کرے کہ وہ کتنا یا کم خرچ کرتا ہے۔ امید ہے کہ جو

شخص اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ کے لامحدود درجہ کے مطابق اجر ملے گا جو کہ سمجھ سے باہر ہے۔ لیکن جو روکے گا وہ اس عظیم اجر سے محروم رہے گا۔

اس کے علاوہ، اہم حدیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی دیگر جائز دنیاوی نعمتوں کا استعمال کرنا بھی شامل ہے، جیسے کہ جذباتی اور جسمانی طور پر دوسروں کی مدد کرنا۔ جب تک کوئی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے دوسروں کی بھلائی کے کاموں میں مدد کرتا ہے اور لوگوں سے شکرگزاری یا تعریف کے طلب گار نہیں ہوتا ہے تو اسے بے شمار اجر ملے گا۔

صدقہ - 2

صحیح مسلم نمبر 2336 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ ہر روز دو فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ پہلا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کی خاطر خرچ کرنے والے کو معاوضہ دے۔ دوسرا اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے کہ روکنے والے کو ہلاک کر دے۔

اس حدیث کا مقصد سخاوت اور بخل سے بچنے کی ترغیب دینا ہے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنے میں صرف واجب صدقہ ہی شامل نہیں ہے بلکہ اس میں فضول خرچی اور اسراف کے بغیر اپنی ضروریات اور اپنے محتاجوں کی ضروریات پر خرچ کرنا بھی شامل ہے جیسا کہ اسلام نے اس کا حکم دیا ہے۔ .جو کوئی بھی ان عناصر پر خرچ کرنے میں ناکام رہتا ہے وہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دولت تباہ ہو جائے کیونکہ وہ اس مقصد کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں جو حقیقت میں دولت کو بیکار بنا دیتا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنا کبھی بھی مجموعی نقصان کا باعث نہیں بنتا کیونکہ ایک شخص کو کسی نہ کسی طریقے سے معاوضہ دیا جاتا ہے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 2029 کی حدیث میں اس بات کی ضمانت دی ہے کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔ باب 34 سبا، آیت 39:

‘‘...لیکن تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ اس کی تلافی کرے گا’’

ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک سخی انسان اللہ کے قریب، جنت کے قریب، لوگوں کے قریب اور جہنم سے دور ہے۔ جبکہ کنجوس شخص اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم سے قریب ہوتا ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1961 میں موجود حدیث سے ہوئی ہے۔

آخر میں، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ یہ حدیث ان تمام نعمتوں پر لاگو ہوتی ہے جو کسی کے پاس ہوتی ہے، جیسے کہ ان کی اچھی صحت، نہ کہ صرف مال۔ پس اگر کوئی ان کی نعمتوں کو صحیح طریقے سے وقف کرنے اور استعمال کرنے میں ناکام رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو فرشتے کی دعا ان کے خلاف ہو گی۔ بنیادی حدیث میں جس تباہی کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد نعمتوں سے محروم ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس میں دنیاوی نعمت شامل ہے جو دونوں جہانوں میں ان کے لیے تناؤ اور مشکلات کا باعث بنتی ہے۔ یہ ان لوگوں میں آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے جو اپنی نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے میں ناکام رہتے ہیں، جیسے کہ ان کی دولت۔ جو دولت وہ حاصل کرتے ہیں اور اس امید پر جمع کرتے ہیں کہ یہ ان کے لیے سکون کا ذریعہ بنے گی، وہی ان کے تناؤ اور پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر ایک نعمت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق صحیح طریقے سے استعمال کریں تاکہ انہیں دونوں جہانوں میں زیادہ سے زیادہ حاصل ہو، جو کہ حقیقت میں حقیقی شکرگزاری ہے۔ بصورت دیگر، وہ ہمیشہ کے لیے نعمت سے محروم ہو سکتے ہیں۔
باب 14 ابراہیم، آیت 7:

"اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔"

صدقہ - 3

صحیح بخاری نمبر 6444 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی کہ دنیا کے امیر لوگ آخرت میں غریب ہی رہیں گے جب تک کہ وہ اپنی نعمتوں کو صحیح طریقے سے خرچ نہ کریں لیکن یہ لوگ تعداد میں تھوڑے ہیں۔ .

اس کا مطلب ہے کہ دولت مندوں کی اکثریت اپنی دولت کو غلط طریقے سے خرچ کرتی ہے۔ یعنی ان چیزوں پر جو یا تو بیہودہ ہیں اور اس وجہ سے ان کا نہ آخرت میں کوئی فائدہ ہے اور نہ دنیا میں کوئی حقیقی فائدہ۔ یا وہ گناہ کی چیزوں پر خرچ کرتے ہیں جو ان کے لیے دونوں جہانوں میں بوجھ بن جائیں گے۔ یا وہ حلال چیزوں پر اس طرح خرچ کرتے ہیں جو اسلام کو ناپسند ہے جیسے فضول خرچی یا اسراف۔ ان وجوہات کی بناء پر امیر قیامت کے دن غریب ہو جائیں گے، کیونکہ انہوں نے اپنی نعمتوں مثلاً اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے استعمال نہیں کیا۔ یہ غربت ایک مشکل احتساب، تناؤ، ندامت اور یہاں تک کہ سزا کا باعث بنے گی۔

اس کے علاوہ جو لوگ اپنا مال جمع کرتے ہیں وہ پائیں گے کہ ان کا مال انہیں ان کی قبر پر چھوڑ دیتا ہے اور وہ آخرت کو خالی ہاتھ مفلس کی طرح پہنچیں گے۔ جامع ترمذی نمبر 2379 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ میت دوسروں کے لیے مال چھوڑ دے گا جب کہ وہ اس کے کمانے اور ذخیرہ کرنے کے لیے جوابدہ ہوں گے۔

آخر کار، جس طرح دولت مند اپنی دولت کمانے، ذخیرہ اندوزی، حفاظت اور بڑھوتری میں مشغول ہوتے ہیں، اسی طرح یہ انہیں اعمال صالحہ کرنے سے بھی غافل کردیتا ہے، یہی وہ چیز ہے جو قیامت کے دن کسی کو امیر بنا دے گی۔ درحقیقت، اس سے محروم ہونے سے وہ غریب ہو جائیں گے۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ دولت کو صحیح طریقے سے خرچ کرنا نہ صرف صدقہ کرنا ہے بلکہ اس میں فضول خرچی یا اسراف کے بغیر ان کی ضروریات اور اپنے زیر کفالت افراد کی ضروریات پر خرچ کرنا بھی شامل ہے۔

حقیقی امیر وہ ہے جو اپنی نعمتوں مثلاً اپنی دولت کو صحیح طریقے سے استعمال کرے جیسا کہ اسلام نے بتایا ہے۔ یہ شخص دنیا اور آخرت میں امیر ہوگا۔ باب 16 النحل، آیت 97:

"جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔"

درحقیقت یہ شخص ان کی برکتیں اپنے ساتھ آخرت تک لے جاتا ہے۔ یہ رویہ انہیں فارغ وقت بھی فراہم کرتا ہے جو انہیں اعمال صالحہ کرنے کی اجازت دیتا ہے جس کے نتیجے میں آخرت میں ان کی دولت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔

آخر میں، جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو ان طریقوں سے استعمال کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں، اس نے اس کا شکر ادا کیا ہے۔ یہ ان کے لیے دونوں جہانوں میں برکتوں میں اضافے کا باعث بنے گا۔ یہ امیری کی صحیح تعریف ہے۔ باب 14 ابراہیم، آیت 7:

"اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔"

صدقہ - 4

صحیح بخاری نمبر 6806 میں موجود ایک طویل حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سات گروہوں کا تذکرہ کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا۔

یہ سایہ ان کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے محفوظ رکھے گا جس میں سورج کو تخلیق کے دو میل کے اندر اندر لانے کی وجہ سے ناقابل برداشت گرمی بھی شامل ہے۔ جامع ترمذی نمبر 2421 میں موجود حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔

ان گروہوں میں ایک شخص بھی شامل ہے جو خفیہ خیرات کرتا ہے۔ اگرچہ عوامی طور پر صدقہ کرنا دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی دعوت اور ترغیب دے سکتا ہے، جس سے ثواب بڑھتا ہے اس بات پر کہ کتنے لوگ ان کے اس طرز عمل پر عمل کرتے ہیں جس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 2351 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے، پھر بھی چھپ کر صدقہ کرنا خطرناک سے بچتا ہے۔ دکھاوے کا گناہ، جو کسی کے عمل کو برباد کر دیتا ہے۔ جب کوئی مسلمان چھپ کر عطیہ کرتا ہے تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ان کے اخلاص کی نشاندہی کرتا ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی کہ کتنا صدقہ کرنا چاہیے۔ پس اگر ایک مسلمان اس نصیحت پر عمل کرنے میں ناکام ہو جائے تو اس کے لیے کوئی عذر نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی عمل کے معیار کو دیکھتا ہے، کسی شخص کے اخلاص کو، نہ کہ مقدار کو۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 1 میں موجود حدیث سے ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ اسلام میں صدقہ صرف مال دینے تک ہی محدود نہیں ہے۔ درحقیقت اس میں تمام نیک اعمال شامل ہیں، جیسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ صحیح مسلم نمبر 1671

میں موجود ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ جب تک ان اعمال صالحہ میں سے کوئی ایک عمل پوشیدہ طور پر کیا جائے جب تک کہ وہ شخص دوسروں کے سامنے اس کا ذکر نہ کرے امید ہے کہ وہ اس حدیث کو پورا کریں گے اور قیامت کے دن سایہ حاصل کریں گے۔

صدقہ - 5

صحیح بخاری نمبر 1417 کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ مسلمان کو جہنم سے بچنا چاہیے خواہ نصف کھجور کا صدقہ دے کر۔

یہ حدیث بھی اسلام کی دیگر تعلیمات کی طرح مقدار پر معیار کی اہمیت کی نشاندہی کرتی ہے۔ شیطان اکثر مسلمانوں کو اعمال صالحہ کرنے سے روکتا ہے اور ان کو یہ یقین دلاتا ہے کہ عمل بہت چھوٹا ہے اور اس لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیر ہے۔ بدقسمتی سے، یہاں تک کہ دوسرے جاہل مسلمان بھی اکثر دوسروں کو بعض صالح اعمال سے یہ کہہ کر حوصلہ شکنی کرتے ہیں کہ وہ معمولی اور غیر ضروری ہیں۔

ایک مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس جال میں نہ پھنسے اور اس کے بجائے چھوٹے یا بڑے تمام نیک اعمال انجام دینے کی کوشش کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ کسی کے معیار کو دیکھتا ہے اور اس کی بنیاد پر لوگوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس خوبی کا ایک پہلو اس کی نیت ہے، یعنی چاہے کوئی اسے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کر رہا ہو، یا کسی اور وجہ سے، جیسے دکھاوے کے۔

ایک مسلمان کو سب سے پہلے اپنے نیک عمل کے معیار کو درست کرنے پر توجہ دینی چاہیے، جیسے کہ اچھی نیت رکھنا، اور پھر اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ نیک کام کا ذریعہ، جیسے صدقہ دینا، جائز ذریعہ سے ہے، جیسا کہ کوئی ایسا عمل جس کی بنیاد ہو۔ ناجائز میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ جامع ترمذی نمبر 661 میں موجود حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ اس کے بعد ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق تمام نفلی اعمال بجا لائے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری نمبر 6465 میں موجود ایک حدیث میں واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اعمال معمول کے ہیں خواہ وہ چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں۔

اس کے علاوہ، باقاعدگی سے اچھے کام کرنے سے ایک مسلمان کو بہتر طور پر بدلنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے جو کہ نیلے چاند میں ایک بار بڑا کام کرنے کے مقابلے میں ہوتا ہے۔ رضاکارانہ صدقہ کے سلسلے میں، ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق باقاعدگی سے صدقہ کرے، چاہے وہ ایک پاؤنڈ ہی کیوں نہ ہو، اور اس بات پر پختہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ثواب کے پہاڑ میں بدل دے گا۔ درحقیقت اس کا وعدہ جامع ترمذی نمبر 662 میں موجود حدیث میں کیا گیا ہے۔

نتیجہ اخذ کرنے کے لیے، ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ مقدار سے زیادہ معیار پر توجہ دے اور ہر قسم کے نیک اعمال کو اپنے اسباب اور طاقت کے مطابق باقاعدگی سے انجام دے۔

صدقہ - 6

جامع ترمذی نمبر 2029 میں موجود حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزوں کی نصیحت فرمائی۔ پہلا یہ کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔

اس لیے کہ مسلمان جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرتا ہے، کسی نعمت جیسے کہ وقت، اللہ تعالیٰ اس کی تلافی کرتا ہے۔ یہ معاوضہ اس سے کہیں زیادہ ہوگا جو انہوں نے پہلے استعمال کیا تھا۔ باب 2 البقرہ، آیت 245:

''کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ وہ اس کو اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے؟''

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اس شخص کو جو اس کی رضا کے لیے خرچ کرتا ہے اسے ایسے مالی مواقع عطا کرتا ہے جس سے دولت میں مجموعی طور پر اضافہ ہو۔ اس کے علاوہ، یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو کچھ بھی کسی شخص پر خرچ کرنا مقصود ہے، جو اس کا اصل مال ہے، اس کے طرز عمل یا پوری مخلوق کے طرز عمل سے قطع نظر کبھی بھی نہیں بدل سکتا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ایک شخص کا رزق ان کے لیے مختص کیا تھا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6748 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ پس درحقیقت صدقہ کرنے سے اس مال کی مقدار میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی جو ان پر خرچ کرنا مقدر ہے، جیسا کہ مال اس کے کھانے پر خرچ ہوتا ہے۔ آخر میں، صدقہ کسی کی دولت کو کم نہیں کرتا، کیونکہ کوئی صرف اپنی دولت کو اپنے آخرت کے کھاتے میں جمع کر رہا ہے۔ یہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنے دو بینک کھاتوں کے درمیان رقم منتقل کرتا ہے۔ اس لحاظ سے صدقہ کسی کے مال میں کمی نہیں کرتا کیونکہ اصل فائدہ اٹھانے والا خود ہے۔ اس کو یاد رکھنے سے وہ ان لوگوں سے شکر گزاری طلب کرنے سے روکے گا جن کی وہ مدد کرتے ہیں اور یہ فخر کو روک دے گا، جیسا کہ حقیقت میں، جب وہ صدقہ کرتے ہیں تو کسی دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچاتے۔

صدقہ - 7

صحیح بخاری نمبر 6006 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت کی ہے کہ اگر ایک مسلمان ہر روز روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلی نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے مالی مدد ہو گی۔ بیوہ یا غریب آدمی۔

اس مصروف جدید دنیا میں مسلمان اکثر رضاکارانہ نیک اعمال، جیسے رضاکارانہ روزے یا رضاکارانہ رات کی نماز کے لیے وقت نکالنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ اسلام، ہمیشہ کی طرح، ہر ایک کو، اس کے طرز زندگی سے قطع نظر، اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنے کا ایک آسان طریقہ دیتا ہے۔ اس صورت میں ایک مسلمان اس عظیم اجر کو حاصل کرنے کے لیے کسی بیوہ یا غریب کی مالی مدد کر سکتا ہے۔ اس دن اور دور میں ضرورت مندوں کی کفالت کرنا اور بھی آسان ہے کیونکہ کسی کو ان کی مدد کے لیے ان کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ باقاعدگی سے عطیہ کرنے کے لیے کوئی معتبر اور قابل اعتماد خیراتی اداروں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور کسی مسلمان کو بے وقوف نہیں بنایا جانا چاہیے اور اس یقین کے ساتھ کہ ان کی رقم ضرورت مندوں تک نہیں پہنچے گی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیت کے مطابق اجر دے گا، خواہ وہ رقم غریبوں تک پہنچے یا نہ پہنچے۔ صحیح بخاری نمبر 1 میں موجود ایک حدیث میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کسی معتبر اور قابل اعتماد صدقہ کے ذریعے صحیح نیت یعنی اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے صدقہ کرے۔

ضرورت مندوں کی کفالت کرنا مہنگا نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر لوگ اپنے ماہانہ فون بل اور دیگر غیر ضروری لگژری چیزوں پر زیادہ رقم خرچ کرتے ہیں۔ افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ اگر ہر مالی طور پر استطاعت رکھنے والا مسلمان کسی ضرورت مند کی کفالت کرے تو اس سے دنیا میں غربت میں ڈرامائی طور پر کمی آئے گی۔

آخر میں جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ استطاعت رکھنے والے کی حوصلہ افزائی کرے اور اس کے نتیجے میں اسے صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2674 میں موجود حدیث سے ہوئی ہے۔

اس لیے اس کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی کہ تمام مسلمان اس آسان اجر کو حاصل کرنے سے محروم رہیں۔

صدقہ - 8

جامع ترمذی نمبر 664 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

اس صدقہ میں واجب اور رضاکارانہ صدقہ دونوں شامل ہیں۔ جیسا کہ اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ صدقہ کا مثبت اثر ہوتا ہے کیونکہ دولت اکثر لوگوں کے لیے ایک محبوب دنیاوی چیز ہوتی ہے۔ پس جب وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے چھوڑ دیتے ہیں، اس کو ضرورت مندوں کو دے کر، اللہ تعالیٰ ان سے اپنے غضب کو، جو ان کی نافرمانی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، کو ٹال دیتا ہے۔ جب ایسا ہوتا ہے تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل ہو جاتی ہے، جو اس دنیا میں ان کو آنے والی مشکلات، آزمائشوں اور آزمائشوں سے باحفاظت رہنمائی کرے گی، تاکہ جب وہ اپنی موت کو پہنچیں تو اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر کے مر جائیں۔ اعلیٰ، معنی، ایک سچے مسلمان کے طور پر۔

ایک بری موت ہے جب کوئی اپنے ایمان کے بغیر مر جائے۔ یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کوئی کمزور ایمان رکھتا ہو، جو کہ اسلامی علم سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ جتنا کوئی اسلامی علم حاصل کرے گا اور اس پر عمل کرے گا اتنا ہی اس کا ایمان مضبوط ہوتا جائے گا۔ بری موت اس وقت بھی واقع ہو سکتی ہے جب کوئی کبیرہ گناہوں مثلاً فرض نمازوں کو ترک کرنے پر لگا رہتا ہے۔ یہ نتیجہ اخذ کرنے کے لیے کسی عالم کی ضرورت نہیں کہ یہ شخص آخرت میں کہاں جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1961 کی ایک حدیث میں یہ نصیحت فرمائی کہ سخی اللہ تعالیٰ کے قریب، لوگوں کے قریب، جنت کے قریب اور قریب ہے۔ جہنم سے دور

لہٰذا ایک مسلمان کو اپنی عادت بنانی چاہیے کہ وہ اپنے وسائل کے مطابق باقاعدگی سے صدقہ کرتے رہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ معیار کے معنی کو دیکھتا ہے، نہ کہ مقدار کو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا

کے لیے کھجور کا ایک پھل بھی مسلمان کو پہاڑ سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 2342 میں موجود حدیث سے ہوئی ہے۔

آخر میں، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صدقہ میں وہ تمام نیک اعمال شامل ہیں جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں، نہ کہ صرف دولت۔ لہٰذا جس کے پاس مال نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ دوسرے طریقوں سے صدقہ کرے، جیسے کہ دوسروں کو اپنا وقت، توانائی اور جذباتی مدد دینا۔ کم از کم کوئی ایسا کر سکتا ہے کہ وہ اپنے زبانی اور جسمانی نقصان کو دوسروں سے دور رکھے، کیونکہ یہ اپنے آپ کو صدقہ دینا سمجھا جاتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 250 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

صدقہ - 9

امام منذری کی بیداری اور اندیشہ نمبر 603 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں کھڑا ہوگا۔

یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ یہ حاصل کرنے کے لئے ایک انتہائی اہم نعمت ہے، کیونکہ سورج کو قیامت کے دن تخلیق کے دو میل کے فاصلے پر لایا جائے گا۔ جامع ترمذی نمبر 2421 میں موجود حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ لوگ گرمیوں کے دن کی گرمی کو برداشت کرنے کے لیے تگ و دو کرتے ہیں، وہ قیامت کی گرمی کو بغیر سایہ کے کیسے برداشت کریں گے؟

لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ صدقہ جاریہ دینے کی کوشش کرے خواہ اس کی مقدار کتنی بھی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ مقدار کو نہیں مانتا، وہ اعمال کا فیصلہ معیار، معنی اور اخلاص کی بنیاد پر کرتا ہے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 1 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ صحیح بخاری نمبر 6465 میں موجود ایک حدیث اس بات کی تلقین کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اعمال باقاعدہ ہیں خواہ وہ چھوٹے ہوں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ اعمال کا بدلہ دے گا خواہ وہ ایک ایٹم کے برابر ہوں۔ باب 99 زلزال، آیت 7:

"پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا"

لہٰذا، اس سے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے باقاعدگی سے صدقہ دینے میں ناکامی کا کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا، اس امید پر کہ وہ ایک مضبوط سایہ حاصل کریں جو انہیں ایک عظیم دن کی شدید گرمی سے محفوظ رکھے۔

آخر میں، یہ یاد رکھنا چاہیے کہ صدقہ میں وہ تمام نیک اعمال شامل ہیں جو دوسروں کی مدد کرتے ہیں، نہ کہ صرف دولت۔ لہٰذا جس کے پاس مال نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ دوسرے طریقوں سے صدقہ کرے، جیسے کہ دوسروں کو اپنا وقت، توانائی اور جذباتی مدد دینا۔ کم از کم کوئی ایسا کر سکتا ہے کہ وہ اپنے زبانی اور جسمانی نقصان کو دوسروں سے دور رکھے، کیونکہ یہ اپنے آپ کو صدقہ دینا سمجھا جاتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 250 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

صدقہ - 10

جامع ترمذی نمبر 1855 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض خصوصیات کی نصیحت فرمائی ہے جو مسلمان کو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔

ان خصلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کو کھانا کھلانا۔ یہ ایک ایسا عظیم عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اجر عظیم کا باعث ہے۔ باب 76 الانسان، آیات 9-11:

ہم تمہیں صرف اللہ کے چہرے]یعنی رضامندی [کے لیے کھلاتے ہیں، ہم تم سے اجر یا شکر " گزاری نہیں چاہتے، بے شک ہم اپنے رب سے سخت اور سخت دن سے ڈرتے ہیں۔ "تو اللہ ان کو اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں چمک اور خوشی عطا کرے گا۔

اس کے علاوہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کو کھلاتا ہے اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے جائیں گے۔ جامع ترمذی نمبر 2449 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ آخر میں ایک مسلمان کو چاہیے کہ ہر قسم کے صدقات کو باقاعدگی سے اپنے وسائل کے مطابق دینے کی کوشش کرے، چاہے اس کی مقدار کچھ بھی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ معیار کے معنی کا فیصلہ کرتا ہے۔ کسی کا ارادہ صحیح بخاری نمبر 1 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

صدقہ - 11

امام منذری کی بیداری اور اندیشہ نمبر 2520 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش نصیب شخص کی خصوصیات بتائی ہیں۔

ان خصائص میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اپنی زائد دولت کو خرچ کرنا۔ زائد دولت وہ دولت ہے جو کسی کی ضرورتوں اور اپنے محتاجوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد بغیر فضول خرچی اور اسراف کے باقی رہ جاتی ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ مستقبل قریب کے لیے معقول بچت کرے اور پھر بقیہ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرے، جیسے صدقہ۔ وہ اسے فضول یا گناہ کی چیزوں پر خرچ نہ کریں اور نہ ہی اسے ذخیرہ کریں۔ حقیقت میں دولت کا ذخیرہ کرنا اسے بیکار بنا دیتا ہے، کیونکہ یہ عمل اس کی تخلیق کے مقصد سے انکار کرتا ہے۔ دولت جو معاشرے میں گردش کرتی ہے وہ سب کے لیے فائدہ مند ہے جبکہ ذخیرہ اندوزی صرف امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ بڑھاتی ہے۔ اور یہ حقیقت میں اس کے مالک کو فائدہ نہیں پہنچاتا، کیونکہ وہ اپنی زندگی میں اس سے لطف اندوز ہونے میں ناکام رہے لیکن آخرت میں اس کے لیے جوابدہ ہوں گے۔ مسلمان کو چاہیے کہ یا تو زیادہ مال حاصل کرنے سے بچیں یا کم از کم اسے صحیح طریقے سے استعمال کریں۔ اس کے علاوہ، یہ نصیحت کسی کی تمام نعمتوں پر لاگو ہوتی ہے، مطلب یہ ہے کہ انسان کو ان تمام نعمتوں کو استعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دی گئی ہیں، اور ان کو فضول یا گناہ کی چیزوں پر استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ فضول چیزیں صرف انسان کے قیمتی وسائل کو ضائع کرنے کا باعث بنتی ہیں اور یہ ان کے لیے قیامت کے دن بڑے پشیمان ہوں گے، خاص طور پر جب وہ ان لوگوں کو ملنے والے انعام کا مشاہدہ کریں جنہوں نے ان کی نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کیا۔ آخر کار، فضول اور گناہ والی چیزیں دونوں جہانوں میں صرف تناؤ اور پریشانی کا باعث بنتی ہیں، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو بھولنے کا سبب بنتا ہے، کیونکہ اس کو حقیقی طور پر یاد کرنے میں ان نعمتوں کا استعمال شامل ہے جو اس کی خوشنودی کے لیے عطا کی گئی ہیں۔ باب 20 طٰہٰ، آیت 124:

" اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی، اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔"

صدقہ - 12

امام منذری کی بیداری اور اندیشہ نمبر 2556 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل صفات کے حامل کو بشارت دی ہے۔

ان خصوصیات میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بغیر مال خرچ کرنا اور کمزوروں اور محتاجوں کی مدد کرنا ہے۔ اس میں وہ خرچ بھی شامل ہے جس سے دنیا یا آخرت میں حقیقی فائدہ حاصل ہو۔ اس میں کسی کی ضرورتوں اور محتاجوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے خرچ کرنا شامل ہے، بغیر اسراف، فضول خرچی کے۔ صحیح بخاری نمبر 4006 میں موجود حدیث کے مطابق اس طرح خرچ کرنا درحقیقت ایک نیک عمل ہے۔ یہ صحیح خرچ ان تمام دنیوی نعمتوں پر محیط ہے جو کسی کو عطا کی گئی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے استعمال کرنا شامل ہے۔

ضرورت مندوں کی مدد میں ہر قسم کی امداد اور مدد شامل ہے، جیسے مالی، جذباتی اور جسمانی مدد۔ جو اس طرح دوسروں کی مدد کرے گا اسے دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوگی۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1930 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ جسے حاصل ہو جائے وہ ناکام نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر چیز پر غالب آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اپنے اعمال میں ہمیشہ مخلص رہنا چاہیے۔ یہ اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کوئی لوگوں سے شکرگزاری کی امید نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کا مطالبہ کرتا ہے۔ کسی کو بھی دوسروں کی مدد کرنی چاہیے جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ دوسرے ان کی مدد کریں۔

صدقہ - 13

صحیح مسلم نمبر 250 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند آسان اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی۔

پہلا نیک عمل یہ ہے کہ کسی کی خاص تجارت میں اس کی وسعت کے مطابق مدد کی جائے۔ مثال کے طور پر، ایک مسلمان اپنے پیشے میں کسی کی مزید تعلیم یا اس کے پیشے سے جڑی کوئی فیس ادا کرکے اس کی مدد کرسکتا ہے۔ اس طرح مدد کرنا درحقیقت پورے خاندان کی کفالت کا ایک بہترین طریقہ ہے، کیونکہ ایک ایسے شخص کی مدد کرنا جو کماتا ہے اپنے خاندان کی کفالت کے لیے بالواسطہ طور پر خاندان کی مدد کر رہا ہے، حالانکہ یہ پورے خاندان کی کفالت کرنے سے کہیں زیادہ سستا اور آسان ہے۔ اس کے علاوہ، عطیہ کرنے والے کو ان کی موت کے بعد بھی ثواب ملتا رہے گا، جب تک کہ وہ شخص اپنی تجارت میں کام کرتے ہوئے عطیہ دہندگان کی مدد سے فائدہ اٹھا رہا ہو۔

اگلی بات جو زیر بحث مرکزی حدیث میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان کو چاہیے کہ کسی ایسے شخص کی مدد کرے جس کا کوئی پیشہ نہ ہو۔ اس میں انہیں حلال دولت حاصل کرنے کے لیے بہترین کام کے بارے میں مشورہ دینا، ان کی تعلیم کے لیے ادائیگی کرنا یا کاروباری مالکان کو ان کی خدمات حاصل کرنے کی ترغیب دینا شامل ہے۔ اس میں وہ کچھ بھی شامل ہے جو اس قسم کے افراد کو حلال رزق حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے تاکہ وہ اپنی ضروریات اور اپنے زیر کفالت افراد کی ضروریات پوری کر سکیں۔ یہ ایک اہم نیکی ہے کیونکہ جس کے پاس کوئی حلال پیشہ نہیں ہے اس کا زیادہ امکان ہے کہ وہ غیر قانونی ذرائع سے مال حاصل کرے، جیسے کہ جرائم۔ لوگوں کو قانونی پیشہ حاصل کرنے میں مدد کرنا اس لیے معاشرے میں جرائم اور غربت کو کم کرتا ہے۔ اس سے معاشرے کے ہر فرد کو فائدہ ہوتا ہے۔

زیر بحث مرکزی حدیث میں جو آخری چیز بیان کی گئی ہے، جس کے تمام مسلمان کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، وہ اپنے نقصان کو دوسروں سے دور رکھنا ہے، کیونکہ یہ اپنے لیے صدقہ

ہے، کیونکہ یہ عذاب سے بچاتا ہے۔ درحقیقت اپنی زبانی اور جسمانی اذیت کو دوسروں کے نفس اور مال سے دور رکھنا ہی ایک سچے مسلمان اور مومن کی تعریف ہے۔ اس کی تصدیق سنن نسائی نمبر 4998 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اس میں دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا بھی شامل ہے جیسا کہ کوئی چاہتا ہے کہ دوسرے ان کے ساتھ سلوک کریں۔ سیدھے الفاظ میں، جو دوسروں کو امن میں چھوڑے گا اسے امن اور اجر ملے گا۔ جو مسلمان اپنے اسباب کے مطابق دوسروں کو فائدہ پہنچا کر اس طرز عمل میں اضافہ کرتا ہے، خواہ یہ صرف ایک اچھا لفظ ہی کیوں نہ ہو، اس کو اجر کے اوپر اجر ملے گا، اور یہ دونوں جہانوں میں کامیابی کا باعث ہے۔ آخر میں، اپنے نقصان کو دوسروں سے دور رکھنا ضروری ہے، کیونکہ قیامت کے دن انصاف قائم ہوگا۔ دوسروں پر ظلم کرنے والے کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی نیکیاں ان لوگوں کے حوالے کرے جن پر انہوں نے ظلم کیا اور اگر ضرورت پڑی تو وہ ان کے گناہوں کو لے لیں گے جن پر انہوں نے ظلم کیا۔ یہ ان کو جہنم میں پھینکنے کا سبب بن سکتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 6579 میں موجود حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔

صدقہ - 14

صحیح بخاری نمبر 1427 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال کے متعلق کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے فرض اور نفلی صدقات کو اپنی وسعت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو کم دیتا ہے اور اس کے بدلے میں مال جیسی چیزیں دوسروں سے لیتا ہے۔ اس حدیث میں ضرورت مندوں پر تنقید نہیں کی گئی ہے کیونکہ وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے دوسروں سے لینے کے حقدار ہیں۔ لیکن یہ ان لوگوں پر تنقید کرتا ہے جو دینے کے قابل ہیں لیکن روکتے ہیں اور جن کو ابھی دوسروں سے چیزیں لینے کی ضرورت نہیں ہے، پھر بھی مانگیں اور لیں۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق دے خواہ اس کی جسامت کچھ بھی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ معیار کے معنی کو دیکھتا ہے، کسی کے اخلاص کو، مقدار کو نہیں۔ ہر ذرہ برابر نیکی لکھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا۔ باب 99 زلزال، آیت 7:

"پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

اور مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ صرف اس صورت میں دوسروں سے چیزیں مانگیں اور لیں جب انہیں واقعی ان کی ضرورت ہو۔ بصورت دیگر، انہیں ضرورت سے زیادہ مانگنے سے پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے انسان دوسرے لوگوں پر محتاج ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کھو دیتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق جو وسائل دیے گئے ہیں، مثلاً ان کی جسمانی طاقت کو استعمال کرنا چاہیے اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ باب 11 ہود، آیت 6:

اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور وہ اس کے رہنے " "کی جگہ اور ذخیرہ کرنے کی جگہ کو جانتا ہے، سب کچھ ایک کھلی کتاب میں ہے۔

دوسری بات جو زیر بحث مرکزی حدیث میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ صدقہ دینے سے پہلے مسلمان کو اپنی ضروریات اور اپنے محتاجوں کی ضروریات پر خرچ کرنا چاہیے۔ صحیح بخاری نمبر 4006 میں موجود ایک حدیث کے مطابق یہ نہ صرف ایک نیک عمل ہے بلکہ اپنے کفیلوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حلال طریقوں سے کوشش نہ کرنا بھی گناہ ہے، صحیح . مسلم نمبر 2312 میں موجود ایک حدیث کے مطابق۔

زیر بحث حدیث میں آخری بات یہ ہے کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جب کوئی شخص اپنی ضرورتوں اور اپنے محتاجوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد فضول خرچی، فضول خرچی اور مالی پریشانی کے بغیر صدقہ کرے۔ اسلام مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ وہ اپنی تمام دولت عطیہ نہ کریں بلکہ اپنے وسائل کے مطابق متوازن طریقے سے عطیہ کریں۔ اعمال کا معیار اور مستقل مزاجی اعمال کی مقدار سے زیادہ اہم ہے۔

صدقہ - 15

صحیح مسلم نمبر 2376 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرتا ہے اس کو اس کے مطابق اجر دیا جائے گا۔ اور اس نے خبردار کیا کہ ذخیرہ اندوزی نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو روک دے گا۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ انسان کو صرف حلال مال حاصل کرنا اور خرچ کرنا چاہیے، کیونکہ کوئی بھی نیک عمل جس کی بنیاد حرام پر ہو، اللہ تعالیٰ اسے رد کر دے گا، خواہ اس کی نیت کچھ بھی ہو۔ صحیح مسلم نمبر 2342 میں موجود حدیث میں اس کی تنبیہ کی گئی ہے۔ جس طرح اسلام کی باطنی بنیاد نیت ہے اسی طرح اسلام کی ظاہری بنیاد حلال کا حصول اور اس کا استعمال ہے۔

اس کے علاوہ یہ خرچ صرف خیرات کے ذریعے نہیں ہوتا بلکہ اس میں فضول خرچی، اسراف یا اسراف کے بغیر اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی ضروریات اور اپنے محتاجوں کی ضروریات پر خرچ کرنا شامل ہے۔ صحیح بخاری نمبر 4006 میں موجود حدیث کے مطابق یہ درحقیقت ایک نیک عمل ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ متوازن طریقے سے خرچ کرے جس سے وہ خود محتاج نہ ہو کر دوسروں کی مدد کرے۔ باب 17 الاسراء، آیت 29:

”اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے نہ باندھو اور نہ ہی اسے پوری طرح پھیلا دو اور [اس طرح] ملامت اور دیوالیہ بن جاؤ۔“

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی وسعت کے مطابق باقاعدگی سے صدقہ کرے، چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے معیار کے معنی، ان کے اخلاص کو دیکھتا ہے، نہ کہ عمل کی مقدار کو۔ باقاعدگی کے ساتھ تھوڑا سا صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر اور زیادہ محبوب ہے، اس سے کہ ایک بار زیادہ صدقہ کیا جائے۔ صحیح بخاری نمبر 6465 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ جیسا کہ زیر بحث مرکزی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی وسعت کے مطابق دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے لامحدود درجہ کے مطابق اجر دے گا۔ لیکن جو روکے گا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا ہی جواب ملے گا۔ اگر کوئی مسلمان اپنا مال جمع کرتا ہے تو وہ اسے دوسروں کے لیے چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اس کے لیے جوابدہ ہوں گے۔ اگر وہ اپنی دولت کا غلط استعمال کریں گے تو یہ ان کے لیے دنیا میں لعنت اور بوجھ اور آخرت میں عذاب بن جائے گا۔

آخر میں، اس حدیث کا اطلاق ان تمام دنیاوی نعمتوں پر ہوتا ہے جو کسی کو عطا کی گئی ہیں، نہ کہ صرف دولت۔ جب کوئی ان کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ ذہنی سکون، کامیابی اور نعمتوں میں اضافہ پائے گا، جیسا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ باب 14 ابراہیم، آیت 7:

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا"۔ "

اور باب 16 النحل، آیت 97:

جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ " " "زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمان کو دونوں جہانوں میں برکت، امن اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے دولت مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں صرف ان نعمتوں کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے جو انہیں عطا کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے، خواہ یہ نعمتیں کتنی ہی کم کیوں نہ ہوں۔

صدقہ - 16

سنن ابوداؤد نمبر 2866 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ زندگی میں صدقہ کرنا بستر مرگ پر پہنچنے سے پہلے صدقہ کرنے سے سو گنا افضل ہے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کیونکہ بہت سے مسلمان احمقانہ طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ یا تو اپنا مال جمع کر سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے بجائے اپنی خواہشات کے مطابق خرچ کر سکتے ہیں، اور جب وہ بستر مرگ پر پہنچ جائیں گے تو بڑی رقم عطیہ کریں گے۔ دولت کی .سب سے پہلے، جیسا کہ اس حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے، ایک مسلمان اس طرح کے برتاؤ سے زیادہ تر اجر سے محروم ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جان چکے ہیں کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اور ان کی قیمتی دولت اب ان کے لیے بے وقعت اور بے کار ہو گئی ہے کیونکہ وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے سکتے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بے فائدہ چیز دینا ایک سچے مسلمان کی صفت نہیں ہے۔ درحقیقت یہ حقیقی عقیدہ اور تقویٰ سے متصادم ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 92:

تم اس وقت تک نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے ’’ خرچ نہ کرو۔‘‘

لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ حسن سلوک کرے اور ایسے طریقوں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں، جس میں اپنی ضروریات اور اپنے محتاجوں کی ضروریات پر فضول خرچی، اسراف یا اسراف کے بغیر خرچ کرنا شامل ہے۔ انہیں اپنے آخری لمحے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ غیر متوقع طور پر آ سکتا ہے اور اس وقت خرچ کرنا ان کے لیے اتنا سود مند نہیں ہو گا۔

صدقہ - 17

سنن ابوداؤد نمبر 2511 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرص سے خبردار کیا ہے۔ یہ صدقہ فطر کو روکنے کا باعث بن سکتا ہے اور یہ دونوں جہانوں میں تباہی کا باعث بنتا ہے۔ مثال کے طور پر صحیح بخاری نمبر 1403 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جو شخص اپنے واجب صدقات کو صدقہ نہ کرے اسے ایک بڑے زہریلے سانپ کا سامنا ہو گا جو قیامت کے دن اسے مسلسل ڈستا رہے گا۔ باب 3 علی عمران، آیت 180:

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو جو کچھ دیا ہے اسے روکے رکھنے والے ہرگز یہ نہ سوچیں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ بلکہ ان کے لیے بدتر ہے۔ ان کی گردنوں میں قیامت کے دن وہ گھیر لیا جائے گا جو انہوں نے روک رکھا تھا..."

اگر کسی کا لالچ اسے رضاکارانہ صدقہ دینے سے روکتا ہے تو یہ غیر قانونی نہیں ہو سکتا لیکن یہ انتہائی ناپسندیدہ ہے کیونکہ یہ ایک سچے مومن کی خصوصیت سے متصادم ہے۔ سیدھے الفاظ میں کنجوس شخص اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اس کی تنبیہ جامع ترمذی نمبر 1961 میں موجود حدیث میں کی گئی ہے۔

لالچ انسان کو ان نعمتوں کو استعمال کرنے کی ترغیب دے گا، جیسے کہ اپنے وقت اور مال کو، اس بات کو تسلیم کرنے کے بجائے کہ وہ اپنے آپ کو راضی کرنے کے طریقوں سے کہ دونوں جہانوں میں امن اور کامیابی کا راستہ ان نعمتوں کو استعمال کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے دی گئی ہیں۔ برتر، حقیقی مالک اور تمام نعمتوں کا عطا کرنے والا۔

ایک لالچی شخص صرف اپنے حقوق کا خیال رکھتا ہے اور اس لیے اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے حقوق کو آسانی سے نظرانداز کر دیتا ہے۔ یہ صرف دونوں جہانوں میں تناؤ اور پریشانی کا باعث بنتا ہے۔

صدقہ - 18

جامع ترمذی نمبر 2616 میں موجود ایک طویل حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند اہم اعمال بیان فرمائے جن کو انجام دینے کے لیے مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہیے۔

ایک بات یہ ہے کہ صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اسی طرح کی حدیث جامع ترمذی نمبر 664 میں ملتی ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اور مسلمان کو بری موت سے بچاتا ہے۔ ایک بری موت وہ ہے جب کوئی شخص غیر مسلم کے طور پر اپنا ایمان کھونے کے بعد مر جائے۔ اس سے بڑا کوئی نقصان نہیں ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1961 کی ایک حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے کہ بخل کرنے والا اللہ تعالیٰ سے دور، لوگوں سے دور، جنت اور جنت سے دور ہوتا ہے۔ جہنم کے قریب

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نوٹ کریں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ دینے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ اسلام میں صدقہ بہت سے مختلف جسمانی اعمال کا احاطہ کرتا ہے، جیسے کسی کو محفوظ محسوس کرنے کے لیے اسے دیکھ کر مسکرانا، جس کی نصیحت جامع ترمذی، نمبر 1956 میں موجود حدیث میں ہے، اس لیے کوئی بھی مسلمان اپنے آپ کو کثرت سے صدقہ دینے سے عذر نہیں کرسکتا۔ اس کے علاوہ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کسی عمل کے معیار کو اس کی مقدار سے زیادہ دیکھتا ہے، لہٰذا انسان کو صدقہ کے کاموں پر قائم رہنا چاہیے، خواہ وہ چھوٹے ہوں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ ان اعمال کو پسند کرتا ہے جو باقاعدگی سے ہوں خواہ وہ چھوٹے ہی کیوں نہ ہوں۔ صحیح بخاری نمبر 6464 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 271:

" اگر آپ اپنے خیراتی اخراجات کو ظاہر کرتے ہیں، تو وہ اچھے ہیں؛ لیکن اگر تم ان کو چھپا کر غریبوں کو دے دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور وہ تم سے تمہاری کچھ برائیاں دور کر دے گا۔‘‘

صدقہ - 19

میرے پاس ایک خیال تھا جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ مسلمان اکثر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی مصروف زندگی کی وجہ سے وہ رضاکارانہ نیک اعمال انجام دینے یا اسلام کے بارے میں مزید علم حاصل کرنے کا وقت نہیں پاتے۔ اس طرح کے معاملات میں ایک مسلمان کو زیادہ سے زیادہ صدقہ دینے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اس عمل صالح میں زیادہ وقت نہیں لگتا اور یہ ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے۔ صدقہ کرنے کے بے شمار فضائل ہیں جو قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر سخی اللہ تعالیٰ کے قریب، لوگوں کے قریب، جنت کے قریب اور جہنم سے دور۔ جبکہ کنجوس شخص جہنم کے قریب، اللہ تعالیٰ سے دور، لوگوں سے دور اور جنت سے دور ہوتا ہے۔ جامع ترمذی نمبر 1961 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ، جب تک ایک مسلمان اپنے صدقہ کے ذریعے دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے، خواہ وہ دنیاوی چیزوں میں مشغول ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا رہے گا۔ اس کی تصدیق سنن ابن ماجہ نمبر 225 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مدد انسان کی زندگی کے ہر پہلو اور دونوں جہانوں میں پھیلے گی۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اس صدقہ کو بہت زیادہ دولت کی ضرورت نہیں ہے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ باقاعدگی سے اور اپنی وسعت کے مطابق دینے کی کوشش کرنی چاہیے خواہ وہ مقدار میں تھوڑی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ مقدار کو نہیں بلکہ معیار کو دیکھتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ احادیث اور دیگر اس بات کا اعلان نہیں کرتی ہیں کہ صدقہ بھی بہت زیادہ ہونا چاہیے۔

آخر میں، مثالی طور پر ایک مسلمان کو ایمان کی تمام مختلف شاخوں کو پورا کرنے کے لیے وقت نکالنا چاہیے۔ لیکن اگر وہ مادی دنیا میں بہت زیادہ مشغول ہیں تو انہیں کم از کم اس اہم شاخ کو واجبات کے ساتھ اس امید پر پورا کرنا چاہئے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن نجات عطا فرمائے گا۔

صدقہ - 20

میرے پاس ایک خیال تھا، جسے میں شیئر کرنا چاہتا تھا۔ جب ایک مسلمان یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے، تو اس کے پاس موجود نعمتوں کا صحیح استعمال کرنا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدقہ دینا آسان ہو جاتا ہے۔ جو شخص یہ رویہ اختیار کرتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ وہ محض ایک قرض واپس کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا تھا۔ باب 2 البقرہ، آیت 254:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔"

یہ رویہ کسی کو فخر کے ذریعے اپنے خیراتی کام کو برباد کرنے سے بھی بچاتا ہے۔ فخر ایک شخص کو یہ یقین دلاتا ہے کہ وہ صدقہ دے کر اللہ، بزرگ اور ضرورت مندوں پر احسان کر رہے ہیں۔ لیکن جس طرح سے کوئی شخص بنک کا قرض بغیر فخر کے واپس کرتا ہے مسلمانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے صدقہ کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے قرض کی ادائیگی کا ایک طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ ضرورت مند اپنا صدقہ لے کر عطیہ کرنے والوں پر احسان کر رہے ہیں۔ ضرورت مند ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اور ان کے بغیر یہ ناممکن ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ ان کی دولت ان کی ذہانت اور قوت سے جمع ہوئی ہے تو اسے سمجھنا چاہیے کہ یہ چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں۔ لہٰذا اس قرض کو دولت جیسی نعمتوں کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹایا جانا چاہیے، ورنہ ان کو عذاب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جو دنیا میں شروع ہو کر آخرت تک جاری رہے گا۔

جب کوئی صدقہ کرتا ہے تو اس کا لین دین کسی مسکین سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوص نیت سے کاروبار کرتا ہے تو وہ ایک ناقابل تصور نفع کا

یقین رکھ سکتا ہے جو اس کو دنیا اور آخرت میں فائدہ دے گا۔ زیر بحث اہم آیات میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 245:

‘‘کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ وہ اس کو اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے؟’’

مالی معاملات - 1

صحیح بخاری نمبر 2076 میں موجود حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالی معاملات میں نرمی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا فرمائی، جیسے سامان کی خرید و فروخت اور جب وہ قرض کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مالی معاملات میں لالچی نہ ہوں، کیونکہ لالچ کسی کو حرام کی طرف دھکیلتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی حرام سے بچتا ہے، لالچ ایک مسلمان کو اس دعائے رحمت سے محروم کر دے گا، کیونکہ لالچ انہیں دوسروں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے سے روک دے گا۔ سادہ الفاظ میں حرص انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب لے جاتا ہے۔ اس کی تنبیہ جامع ترمذی نمبر 1961 میں موجود حدیث میں کی گئی ہے۔

ایک مسلمان کو اپنی اشیا کی زیادہ قیمت لگا کر دوسروں کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، خاص کر عام مشکل کے وقت، جیسے مالی بحران۔ تمام مالی معاملات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ تمام معاملات دوسرے لوگوں پر واضح کر دیں، کیونکہ چیزوں کو چھپانا، جیسے کہ ان کے سامان میں خرابی، دھوکہ ہے اور ایک سچے مسلمان کی خصوصیت کے خلاف ہے۔ درحقیقت صحیح بخاری نمبر 2079 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جب لوگ مالی معاملات میں دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس سے ان کی دولت سے اطمینان ختم ہوجاتا ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ کتنی ہی حاصل کرتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ یہ بدلے میں ایک لالچی بننے کا سبب بنتا ہے۔ جتنا زیادہ لالچی ہو گا، اتنا ہی کم سکون حاصل کرے گا۔

آخر میں، جب دوسرے مالی مشکلات میں ہوں تو ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے وسائل کے مطابق ان کی مدد کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ یہ دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی مسلسل مدد کا باعث بنتا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 4893 میں موجود ایک حدیث سے ہوئی ہے۔ درحقیقت جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے واجب الادا قرض ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے

دونوں جہانوں میں معاف کر دے گا۔ سنن ابن ماجہ نمبر 225 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

کاروباری معاملات کے دوران نرمی اور اچھے برتاؤ کا مظاہرہ کرنا کسی کی کاروباری ساکھ کو بہتر بنائے گا، جس کے نتیجے میں اس کے کاروبار میں مدد ملے گی۔ پس کاروبار کے معاملات میں نرمی اختیار کرنے سے دنیاوی اور دینی دونوں معاملات میں فائدہ ہوتا ہے۔

آخر کار، کاروبار کے معاملات میں نرمی اختیار کرنے سے یہ بھی یقینی ہو جائے گا کہ ایک مسلمان یہ سمجھے کہ ان کا کاروبار زندگی میں ان کی اولین ترجیح نہیں ہے۔ یہ ختم ہونے کا ایک ذریعہ ہے، آخرت کی عملی طور پر تیاری ہے۔ اس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عطا کی گئی ہیں۔ جبکہ کاروبار کے معاملات میں نرمی نہ دکھانے والا لالچی ہو جائے گا۔ اور لالچ ہمیشہ انسان کی توجہ مادی دنیا کی کمائی اور ذخیرہ اندوزی پر مرکوز کرتا ہے۔ یہ ان کا حتمی مقصد اور زندگی میں پہلی ترجیح بن جاتا ہے۔ یہ پھر انہیں عملی طور پر آخرت کی تیاری سے روکتا ہے۔

مالی معاملات - 2

سنن ابن ماجہ نمبر 2146 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ کی ہے کہ تاجروں کو قیامت کے دن فاسقوں کے طور پر اٹھایا جائے گا سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، نیک عمل کرتے ہیں اور بولتے ہیں۔ سچائی

اس حدیث کا اطلاق ان تمام لوگوں پر ہوتا ہے جو تجارتی لین دین میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، اس کے احکام کو بجا لاتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا مقابلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس میں اسلام کی تعلیمات کے مطابق دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا بھی شامل ہے۔ درحقیقت، کسی کو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ سلوک کرے۔

کاروباری لین دین کے سلسلے میں، ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی بات میں ایماندار ہو اور اس لین دین کی تمام تفصیلات اس میں شامل تمام لوگوں کو بتائے۔ صحیح بخاری نمبر 2079 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جب مسلمان مالی لین دین میں چیزوں کو چھپاتے ہیں جیسے کہ اپنے سامان میں خرابی تو یہ نعمتوں میں نقصان کا باعث بنتی ہے۔

راستبازی سے کام لینے میں دوسروں کو سامان کی ضرورت سے زیادہ ادائیگی کرکے دھوکہ دینے سے گریز کرنا شامل ہے۔ ایک مسلمان کو صرف دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ وہ ایمانداری اور پورے انکشاف کے ساتھ معنی خیز سلوک کریں۔ جس طرح ایک مسلمان مالی معاملات میں برا سلوک کرنا پسند نہیں کرے گا، اسی طرح وہ دوسروں کے ساتھ برا سلوک نہ کرے۔

نیک عمل کرنے میں اسلام اور زمین کے قانون میں زیر بحث غیر قانونی طریقوں سے بچنا شامل ہے۔ اگر کوئی اپنے ملک کے کاروباری قوانین سے خوش نہیں ہے تو اسے وہاں کاروبار نہیں کرنا چاہیے۔

اس کے علاوہ، نیک عمل کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ کسی کی کاروباری کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے استعمال کیا جائے۔ یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ان کا کاروبار اور دولت دونوں جہانوں میں ان کے لیے سکون اور سکون کا ذریعہ بن جائے۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔ "

لیکن جو لوگ اپنی کاروباری کامیابی کا غلط استعمال کرتے ہیں وہ پائیں گے کہ یہ ان کے تناؤ اور پریشانی کا باعث بنتا ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول چکے ہیں، جس نے انہیں کامیابی عطا کی تھی۔ باب 20 طٰہٰ، آیت 124:

" اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی، اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔"

کاروبار کرنے والوں کو ہمیشہ جھوٹ بولنے سے بچنا چاہیے کیونکہ یہ بے حیائی کی طرف لے جاتا ہے اور فانی جہنم میں لے جاتا ہے۔ درحقیقت ایک شخص جھوٹ بولتا اور اس پر عمل کرتا رہے گا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا جھوٹا درج نہ ہو جائے۔ اس کی تنبیہ جامع ترمذی نمبر 1971 میں موجود حدیث میں کی گئی ہے۔

مالی معاملات - 3

جامع ترمذی نمبر 2482 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ تمام حلال خرچ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے سوائے اس مال کے جو تعمیرات پر خرچ کیا جائے۔

اس میں حلال چیزوں پر خرچ کرنا بھی شامل ہے جو اسراف، فضول خرچی یا اسراف سے پاک ہے۔ جو تعمیر ضروری ہو اس پر خرچ کرنا اس حدیث میں شامل نہیں ہے بلکہ وہ تعمیر ہے جو ضرورت سے باہر ہو۔ یہ ناپسندیدہ ہے کیونکہ تعمیرات پر خرچ آسانی سے فضول خرچی اور اسراف کا باعث بنتا ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص تعمیرات پر مال خرچ کرتا ہے اس کا صدقہ دینے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنے کا امکان کم ہے۔ نیز یہ طرز عمل اکثر ایک مسلمان کو لمبی زندگی کی امیدیں اپنانے کی ترغیب دیتا ہے، کیونکہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس دنیا میں ان کا قیام بہت مختصر ہے وہ ایک خوبصورت گھر بنانے میں توانائی اور دولت کو ضائع نہیں کرے گا۔ لمبی عمر کی امید جتنی زیادہ ہوگی، وہ اتنے ہی کم نیک اعمال انجام دیں گے، اس یقین کے ساتھ کہ وہ مستقبل میں ہمیشہ اچھے کام انجام دے سکتے ہیں۔ یہ کسی کو مخلصانہ توبہ میں تاخیر کرنے کا سبب بھی بنتا ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ مستقبل میں ہمیشہ بہتر کے لیے بدل سکتے ہیں۔ آخر میں، یہ اس دنیا میں اپنے طویل قیام کے لیے زیادہ آرام دہ زندگی پیدا کرنے کے لیے دنیا کے لیے مزید کوششیں وقف کرنے کا سبب بنتا ہے۔

غیر ضروری تعمیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا انسان کا وقت گزارتا ہے جو کہ اسے انتہائی تھکاوٹ کی وجہ سے رضاکارانہ نیک اعمال جیسے کہ روزہ اور رات کی نماز ادا کرنے سے روکتا ہے۔ یہ انہیں اسلامی علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے سے بھی روکتا ہے۔

آخر کار، حقیقت میں، غیر ضروری تعمیرات میں حصہ لینا کبھی ختم نہیں ہوتا۔ مطلب، جس لمحے کوئی شخص اپنے گھر کا ایک حصہ مکمل کر لیتا ہے وہ اس وقت تک دوسرے حصے میں چلا جاتا ہے جب تک کہ سائیکل خود کو دہرا نہ جائے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ تمام چیزوں کے سلسلے میں جو ان کی ضرورت کے مطابق ہے، صرف تعمیرات پر عمل پیرا رہیں، تاکہ وہ ان منفی نتائج سے بچ سکیں۔

مالی معاملات - 4

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک خبر پڑھی تھی جس پر مختصراً بات کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کورونا وائرس کے پھیلنے کے دوران کچھ لوگوں کے رویے کی اطلاع دی۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ عملی طور پر ایک سچے مسلمان کے طرز عمل کا مظاہرہ کرکے دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کریں۔ یہ واضح ہے کہ پوری دنیا میں بہت سے لوگ وائرس کی وجہ سے مشکلات سے گزر رہے ہیں، جیسے کہ مالی مشکلات۔ اس لیے ایک مسلمان کو ان مشکلات سے کسی بھی طرح فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، جیسے کہ اپنی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ، یہ جانتے ہوئے کہ لوگ مایوس ہیں۔ یا اپنے ملازمین کی اجرت کم کرکے، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس رویے کو برداشت کریں گے کیونکہ وہ اس مشکل کا سامنا کر رہے ہیں۔ لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مسلمان کو اس کے اسلامی لباس سے نہیں بلکہ اس کے طرز عمل سے پہچانیں۔ لوگ اس کے ذریعے اسلام کی عظمت کو پہچانیں۔ مثال کے طور پر، صحیح بخاری نمبر 2079 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ کی ہے کہ مسلمان کسی چیز کو خریدنے سے پہلے خریدار پر اس کے عیب ظاہر کر دے، کیونکہ جھوٹ صرف اس کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں لہٰذا مسلمانوں کو کبھی بھی دوسروں کی مشکلات سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، خاص طور پر بڑے پیمانے پر مشکلات اور تناؤ کے وقت۔ اگر کچھ بھی ہے تو، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دوسروں کے لیے ہر ممکن مدد کی پیشکش کرکے ان کے لیے آسانیاں پیدا کریں۔ جب تک مسلمان اللہ کی رضا کے لیے دوسروں کی مدد میں مصروف ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا رہے گا۔ اس کی تصدیق سنن ابو داؤد نمبر 4893 میں موجود ایک حدیث سے ہوئی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہو وہ نہ دنیا میں ناکام ہو سکتا ہے نہ آخرت میں۔ لیکن جو دوسروں کی مشکلات سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ اچھی طرح دیکھ سکتا ہے کہ وہ اس دنیا اور آخرت میں اپنے ہی آلات پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس سے اس دنیا میں تناؤ ہی بڑھے گا کیونکہ جو چیزیں وہ اس رویہ سے کماتے ہیں وہ ان کے لیے تناؤ کا باعث بنتی ہیں اور یہ اگلے جہان میں تباہی کا باعث بھی بن سکتی ہیں، خواہ اس میں کسی شخص کے لیے یہ بات واضح نہ ہو۔ دنیا

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام ہو۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
eBooks/AudioBooks کے لیے بیک اپ سائٹ:
https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character